

آیت 60:61. آیت ہی غور و فکر کی آیات ہیں اللہ نے آیت الہیہ کوئی دلیل ہے کہ کسی طرح کائنات کی پرچیز میں یکساہیت ہے یہ درود کے لوگ اس بات کو مانتے ہیں کہ ایسا بنانے والا آیت معبود سے تو پھر کیوں دوسروں کو شریک بناتے ہیں۔ آئے آیت میں دو دریاؤں کی مثال سے ہمیں کیا بات سمجھنی آتی ہے کہ جس طرح گھاس اور میٹھا پانی الگ الگ ہے اسی طرح دنیا میں حق اور باطل ساتھ ساتھ چلتا ہے

جواب: فوٹیاں اور غم، صحت بيماردی، تنگ دستی، خوشحالی ساتھ ساتھ ہیں
بیمارے محل کی کیا بات ہے؟
یہ حال ہی اللہ سے بڑے دینا ہے۔

آیت 62: اس آیت سے ہمیں کیا پتہ چل رہا ہے کہ دعاؤں کا سننے والا صرف اللہ ہے مصیبت کے وقت یہ کوئی آسانی طرف رجو ع کرنا ہے۔ یہاں بات ہو رہی ہے مضطر کی دعا جو فرد کو تبدیل ہوتی ہے۔ مضطر کون ہوتا ہے؟ اور کیوں دعا قبول ہوتی ہے؟

جواب: بے قرار، مجبور، شخص۔ اس مصیبت زدہ کو کہتے ہیں جنکو مصائب نے آنا پھر لیا ہو کہ وہ ہر طرف سے نہ پھر کر صرف اللہ کی بنا ہی آتا ہے۔
مصیبتی اور تعقیبی انسان کو اللہ سے قریب کرتی ہیں اسکی نیت میں اخلاص آتا ہے اور وہ پھر اللہ سے دعا کرتا ہے۔ حال کیا صرف مسلمان مضطر کی دعا قبول اور بیمارے محل کی بات لیا ہے؟

ہیں۔ اگر کوئی ظالم مسلمان ہو اور مظلوم کافر تو اللہ مظلوم کی دعا سنتے ہیں۔
جواب: کوشش کرنی ہے کہ کسی پر ظلم زیادتی نہ کریں۔ کسی کو دکھائی دینا کہ اسکے منہ سے بیمارے لئے بددعا نکلے۔ یہ بہتر ہے کہ خود مظلوم بنے رہیں۔

آیت 63، 64۔ ان آیات میں پھر حال لیا جا رہا ہے کہ کون ہے جو اللہ کی طرف سے دعا قبول ہوتی ہے۔ رستہ بتاتا ہے یہاں سے طرف اشارہ ہے؟

جواب: ستاروں کی طرف جو راستہ دکھاتے ہیں۔

3 کاموں میں سے ایک کام ہے ستاروں کا جو مسافروں کو راستے کی پہچان دیتے ہیں پہلا یہ کہ وہ آسمان کی فوج بھرتی کیلئے سجائے گئے اور شیطانوں اور جنوں کو جمع کرنے کے کام آتے ہیں۔

آئے آیت ہی انسان کی تخلیق کی بات ہے، اور رزق کی جو صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔